صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 04 مارچ 2013ء بمطابق 21 ربیع الثانی 1434 ہجری سہ پہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ O وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِينَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيم۔

(ترجمہ): اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کر دے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ان معززاراکین نے۔۔۔۔۔

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل وسیاحت): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کوئی فاتحہ پڑھنی ہے؟

وزیر کھیل وسیاحت: جناب سپیکر صاحب! دا تین بجې ټائم وو، دا تاسو گھڑئ ته وګورئ نو څلور بجې دی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟ذرا یہ ہاؤس مکمل ہو جائے جی۔

وزیر کھیل وسیاحت: سپیکر صاحب! بس یو منټ۔

جناب سپیکر: عاقل شاہ صاحب۔

وزیر کھیل وسیاحت: دا جی دا پریس والا چې دی، د دوئ هم خپل کارونه وی، دا سرکاری افسران صاحبان، نو لږه ګزاره وکړئ، لږې ورځې پاتې دی چې کم از کم دیکښې په Punctuality باندې تاسو دغه وکړئ چې زیات نه زیات پندره منټ انتظار کیږی، د هغې نه پس که تاسو شروع کوئ دا اسمبلی نو ستاسو به ډیره مننه وی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔جناب شاہ صاحب!میں تو پہلے آتا ہوں لیکن آپ کے کورم کا انتظار ہوتا ہے کہ جب آپ وزراء صاحبان سارے آجاتے ہیں تو میں اندر آجاتا ہوں۔ (قہقہے، تالیاں)

Normally سپیکر کا انتظار کیا جاتا ہے لیکن ادھر آپ وزیروں کا میں انتظار کرتا ہوں۔ (تالیاں)

ان معززاراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' کروں، پھر باتیں گپ شپ ہو گی،آج پورا ٹائم ہے۔

وزیر صحت: ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہاؤس مجھے 'کمپلیٹ' کرنے دیں۔

وزیر صحت: جناب، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں دعائے مغفرت کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فاتحہ خوانی۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جی جی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔ جی، کس کا؟

وزیر صحت: ہماری پارلیمانی ساتھی مہرالنساء بی بی فوت ہو چکی ہیں ان کیلئے جی۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی ان کیلئے فاتحہ پڑھیں نا جی؟ بسم اللہ پڑھیں اور کوئی نہیں ہے، مفتی صاحبان کوئی نہیں ہیں۔ شاہ حسین! تم پڑھ سکتے ہو؟

وزیر صحت: میں پڑھ لیتا ہوں جی، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی پڑھ لیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے، اچھی عورت تھی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب اکرم خان درانی صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن 2013-03-04؛ عرفان خان درانی 2013-03-04؛ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 2013-03-04؛ جناب سجاد اللہ خان صاحب 2013-03-04؛ راجہ فیصل زمان صاحب 2013-03-04؛ اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 2013-03-04؛ جاوید عباسی صاحب 04-03-2013 اور منور خان ایڈوکیٹ صاحب پورے اجلاس کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
2. Mr. Abdul Akbar Khan;
3. Ms. Nighat Yasmin Orakzai; and
4. Ms. Shagufta Malik.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Sardar Shamoonyar Khan;
3. Dr. Iqbal Din;
4. Ms. Sanjeeda Yousaf;
5. Ms. Zarqa Bibi; and
6. Mr. Asif Bhatti.

اب شاہ صاحب! آپ کی طرف آتا ہوں۔ اسمبلی کے اس آخری اجلاس میں شرکت پر میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اچھا نہیں لگا کسی کو بھی؟ (قہقہے، تالیاں) اس موقع پر تمام اراکین کو دلی مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پانچ سالوں کے دوران اسمبلی کی سابقہ زرین روایات کو برقرار رکھا، جس کے باعث دیگر اسمبلیوں کی نسبت ہماری اسمبلی کی کارروائی ہر لحاظ سے منفرد رہی اور مجھے امید ہے کہ اراکین اسمبلی اس الوداعی اجلاس میں صوبہ کی ان روایات کی حسب سابق پاسداری کریں گے۔ اس موقع پر تمام اراکین سے میری گزارش ہے کہ وہ اجلاس میں پابندی وقت کیساتھ اپنی شرکت کو یقینی بنائیں، یہ ایک اخلاقی اور سرکاری ذمہ داری بھی سب کی بنتی ہے۔ شکریہ، تھینک یو۔

'Call Attention Notices': Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his call attention notice No. 865, not present, it lapses. Noor Sahar Bibi, to please move her call attention notice No. 872, not present, it lapses. Honourable Minister for Labour, to please introduce,

وہ تو نہیں ہیں، کون پیش کرے گا جی؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صنعتی اعداد و شمار، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Education, Sardar Hussain Babak Sahib, on behalf of Minister Labour, to please introduce

before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Industrial Statistics Bill, 2013.

Mr. Sardar Hussain (Minister for E & S Education): Thank you Sir, thank you. Mr. Speaker, I beg to introduce before the House, on behalf of the Minister for Labour, the Khyber Pakhtunkhwa Industrial Statistics Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

{خیبر پختونخوا انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز)}

Mr. Speaker: Honourable Minister for Education, Sardar Hussain Babak Sahib, to please introduce before the House, on behalf of the Labour Minister, the Khyber Pakhtunkhwa Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Bill, 2013.

Minister for Elementary and Secondary Education: Thank you, Sir. I beg to introduce before the House, on behalf of the Minister for Labour, the Khyber Pakhtunkhwa, Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا کم سے کم اجرت، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Education, Sardar Hussain Babak Sahib, on behalf of the Labour Minister, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Minimum Wages Bill, 2013.

Minister for Elementary and Secondary Education: Thank you, Sir. I beg to introduce before the House, on behalf of the Minister for Labour, the Khyber Pakhtunkhwa, Minimum Wages Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

یہ منسٹر انفارمیشن آیا ہے، یہ کون کریگا؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر!

مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا میں پریس، اخبارات، خبر رساں ایجنسیاں و جرائد کی رجسٹریشن)

Mr. Speaker: Babak Sahib, honourable Sardar Hussain Babak Sahib, on behalf of Minister for Information, to please introduce

before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Press, Newspapers, News Agencies and Books Registration Bill, 2013.

Minister for Elementary and Secondary Education: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Minister for Information, I beg to introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Press, Newspapers, News Agencies and Books Registration Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا موٹر گاڑیاں مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Sardar Hussain Babak Sahib, on behalf of Minister Transport, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2013.

Minister for Elementary and Secondary Education: Thank you, Sir. On behalf of Minister for Information and Transport, I beg to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

اب فلور کس کو؟ جو کوئی بولنا چاہتا ہے، کسی پوائنٹ پر تو اجازت ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پانچ سال ہمارے بھی اور آپ کے بھی اس ایوان میں ان شاء اللہ پورے ہونے کو جا رہے ہیں اور میں آپ کا اس بات پر بھی مشکور و ممنون ہوں کہ جس طریقے سے، جس حوصلے اور جرات کیساتھ آپ نے یہ ایوان چلایا، اس میں ہمارے جیسے بہت سے نئے پارلیمنٹیرینز بھی تھے جو شاید قواعد و ضوابط سے اتنے واقف نہیں تھے اور ہم سے بہت سی غلطیاں بھی ہوئی ہونگی لیکن آپ کی ذرہ نوازی کہ آپ نے ہماری بہت سی غلطیوں پر درگزر کرتے ہوئے ہمیں ہمت بھی دی اور موقع بھی دیا کہ اپنے علاقے کے، اپنے اپنے حلقوں کے مسائل آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے لاکر پیش کر سکیں اور ان کے حل کیلئے موقع تلاش کر سکیں۔ جناب سپیکر، ابھی آپ نے چونکہ موقع دیا، میں صبح کال اٹینشن نوٹس لانے کے اس میں تھا لیکن یہ موقع اچھا ہے، میں صرف ایجوکیشن منسٹر صاحب کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلانا چاہونگا۔ جیسا

کہ آپ کے علم میں ہے کہ محکمہ تعلیم میں جو حالیہ پروموشنز ہوئی ہیں، اس کے نتیجے میں کافی زیادہ ٹرانسفرز اور پوسٹنگز کی گئی ہیں۔ جناب والا، اس میں ایک قانون یا ایک اصول مرتب کیا گیا تھا کہ جو بھی اساتذہ کرام پوسٹ کئے جائیں گے، ٹرانسفر کئے جائیں گے، ان کو فرسٹ چوائس، اپنی ہی U/C میں ایڈجسٹ کیا جائیگا لیکن حقیقت میں ہوا یہ ہے کہ سینکڑوں کے حساب سے ہر حلقے میں، ہر ڈسٹرکٹ میں اساتذہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں، کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور پورا ہمارا جو ایجوکیشن سسٹم ہے، پورا یہ نظام جو ہے، وہ سارا 'ڈسٹرب' ہو گیا ہے جناب والا اور یہ آخری ٹائم ہے اس اسمبلی کا بھی اور وہ ایک عجیب سی صورتحال ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ پروموشن کا مزا نہیں آیا ان کو؟

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: نہیں، وہ پروموشن مہنگی پڑ گئی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مہنگی پڑ گئی؟

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: جی مہنگی پڑ گئی کیونکہ ہمارے حلقے اس طرح کے ہیں کہ دور دراز کے پہاڑی علاقے ہیں، کسی کو اچانک شہر سے اٹھا کر خاص طور پر خواتین کو سر، وہ اگر آپ اتنے دور دراز علاقوں میں پھینک دیں گے تو وہ تو بڑا مشکل ہو جائیگا، لوگ کس طرح سے اس کو 'ہینڈل' کریں گے؟ اور یہ کہ ہمارے تو، میرے باقی یہاں پہ کچھ ممبران آئے ہوئے ہیں، لودھی صاحب بھی ہمارے سینیئر ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی شاید اس پہ روشنی ڈالنا پسند کریں گے لیکن یہ ہے کہ ہمارے لئے یہ مسئلہ ایک وبال جان بن گیا ہے۔ الیکشن سر پہ ہے، ہم صبح سوئے ہوئے اٹھتے نہیں ہیں تو سر، باہر پانچ سو ٹیچرز کھڑے ہوتے ہیں کہ جی ہمیں ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور وہ سب جو نزلہ ہے، ہمارے اوپر گر رہا ہے۔ ان کے ذہن میں یہ بات ہے کہ شاید ہماری مشاورت سے یہ کام ہوا ہے لیکن میرے خیال میں ایک ایسی سیچویشن بن گئی ہے کہ میری گزارش ہے کہ اگر ان کو پروموٹ ہی کیا جاتا ہے تو کوئی ایسا قانونی پیچ اگر نہ ہو تو ان کو وہیں رہنے دیں جہاں پر ہیں، اتنا بڑا مسئلہ اس موقع پر کھڑا کرنا، یہ جو اتنا اچھا ایک کام ہمارے منسٹر صاحب نے کیا ہے کہ لوگوں کو پروموشنز دلوائی ہیں تو اس کی ساری افادیت ختم ہو جائے گی، اس کا سارا فائدہ جو ہے، وہ لوگوں کو اس طرح سے نہیں مل سکے گا، الٹا لوگوں کیلئے پریشانی بنی ہوئی ہے، خاص طور پر فیمیلیز کیلئے کیونکہ آپ ہمارا سوشل سٹرکچر بھی سمجھتے ہیں کہ فیمیلز کو اگر ایک دم سے اٹھا کے دور دراز علاقوں میں پھینک دیں گے تو ان کیلئے بڑا مشکل ہوتا ہے، نہ سکولوں میں کوئی رہنے کی سہولت ہے، نہ کوئی اور Facility ہے۔ دور دراز کے دو

دو کمروں کے پرائمری سکولز ہوتے ہیں تو وہ کس طرح دن کو جائیں گی، کس طرح ہوگا اور سب سے بڑا مسئلہ جو ہے، اس میں جو سٹوڈنٹس ہیں، وہ Suffer کریں گے، ایجوکیشن Suffer کریگی، لوگ Suffer کریں گے اور یہ مسئلہ بڑا گھمبیر صورتحال اختیار کرگیا ہے۔ جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے اور اس ایوان کی وساطت سے کہ منسٹر صاحب اس پر کچھ روشنی ڈالیں اور اس مسئلے کا کچھ حل تلاش کریں۔ شکریہ جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں آپ کو اور اس ہاؤس کو پانچ سال کا Tenure پورا کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی جس خوش اسلوبی سے آپ اس اجلاس کو چلاتے رہے ہیں اور پھر یہ جو آپ نے Getup بنایا ہوا ہے اسمبلی کا اور آج بھی دیکھ رہا ہوں کہ ادھر ادگرد پھول ہی پھول ہیں، یہ بڑی خوش آئند بات ہے اور یہ سارا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ آج صبح کی میٹنگ میں بھی میں نے آپ کے سامنے ایک بات رکھی تھی اسی معاملے میں، وہ میرے خیال میں باقی شعبے میں بھی یہی کچھ ہوا ہے، یہ بڑا اچھا اقدام ہے، انہوں نے جو محکمہ ایجوکیشن لیا اور خاصکر ہمارے 'ینگ' منسٹر بابک صاحب نے جو کیا ہے، بڑی اچھی Reforming کوشش کی ہے اور کافی کوشش کی ہے انہوں نے کہ Changes میں لاؤں اور وہ بہتری بھی ہوئی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ لوگ بڑے پرانے لوگ تھے، جو میٹرک تھے، جن کی کوئی دس سال کی سروس تھی تو انہیں انہوں نے 12 گریڈ دیدیا، کچھ پانچ سے اوپر جو تھے اور ایف اے تھے اور پانچ والوں کو 14 گریڈ دیدیا اور اسی طرح سے جو دس سال کی ان کی سروس تھی اور ساتھ وہ ایف اے تھے تو ان کو 15 گریڈ دیدیا، یہ بات تو بڑی اچھی ہے، لوگ پروموشن پر خوش بھی ہوئے ہیں، ہم لوگ بھی خوش ہوئے لیکن یہ ایک ایسے سٹیج پر Implement ہونا شروع ہوگیا کہ یہ لوگ اور یہ جو ٹیچرز ہیں جو کہ آپ کو پتہ ہے کہ ان کا بڑا Role ہے ہمارے الیکشن میں اور یہ گورنمنٹ کیلئے بھی اور ہمارے لئے بھی سر ایک بڑا Headache بن گیا ہے اور بڑی سردردی بن گئی ہے۔ چونکہ وہ یہ سوچتے ہیں کہ ہم لوگوں نے یہ سب کچھ کردیا ہے تو وہ بہت سارے لوگ ادھر اور پھر بات یہ ہے کہ اپنی یونین کونسل، اگر میری یونین کونسل ہے، اس وقت میری یونین کونسل بازہ بہان میں وہاں چھ باہر سے آگئے ہیں جبکہ میرے اپنے لوگ وہاں Set ہوسکتے تھے۔ اس طرح سے پتہ نہیں کہ انہوں نے کیا

Criteria بنا کے ادھر ادھر کر دیا ہے؟ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے، نہ ہم لوگوں کی پروموشنز کے Against ہیں، نہ جوان کی پالیسی ہے، اس کے Against ہیں، یہ پالیسی بڑی اچھی ہوئی ہے لیکن یہ ایسے وقت پہ ہوگیا ہے کہ اس کو اب ہم سنبھال نہیں سکتے۔ اب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارا نزلہ ہم پر گرا ہے اور یہی گورنمنٹ پر بھی ہوگا۔ اگر میرے ڈسٹرکٹ میں ہے، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں، پھر تو خیر ہے ہمارے لئے ہے، جو جیسے بھی جس نے کیا یا نہیں کیا ہے لیکن اگر سارے صوبے میں ہے تو میرے خیال میں یہ سارا سب کیلئے ہے لیکن چونکہ صبح بھی میں نے بات کی تو وہاں میرے دو تین دوست بیٹھے ہوئے تھے، وہ خاموش رہ گئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں شاید پشاور میں یہ مسئلہ نہیں ہے، چارسدہ میں یہ مسئلہ نہیں ہے، شاید مانسہرہ میں بھی نہیں ہے، چونکہ انہوں نے جیسے جہاں پروموٹ کیا، وہاں ہی اسے ایڈجسٹ بھی کر دیا لیکن ہمارے جو لوگ پروموٹ ہوئے، ایبٹ آباد والوں کو بوئی بھیج دیا، کورمنگ بھیج دیا، یہ ہمارے لئے بڑا مسئلہ بن گیا اور ساتھ ہی یہ نہیں جناب سپیکر صاحب، اس کیساتھ 'ہائی' میں بھی یہی کچھ کر دیا ہے، سی ٹی کو بھی تبدیل کر دیا ہے، ایس ای ٹی کو بھی تبدیل کر دیا ہے اور سب لوگوں کو ایسے موقع پر کر دیا ہے کہ وہ لوگ بالکل ہمارے مدمقابل آگئے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمیں، ان سیاسی لوگوں نے، یہ سارے ہمیں Dose دے رہے ہیں اور ادھر ادھر کر رہے ہیں۔ کام بہت اچھا ہے لیکن یا یہ دو تین چار مہینے پہلے ہو جاتا یا یہ اس کو مؤخر کر دیں یا اس کو تھوڑا 'سسپنڈ' کر دیں، میری یہ گزارش ہوگی۔ تو خیر ہے ایک پالیسی بن گئی ہے، پروموشنز بھی لوگوں کو مل گئی ہیں تو یہ Next آنے والی گورنمنٹ اس کو کر دے تو اس میں ہمارے لئے یہ پریشانی ہے اس وقت کہ لوگوں کے جو ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سردار حسین بابک صاحب، آنریبل منسٹر۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: اور ہمارے لئے ہی ہیں، کام اچھا ہے لیکن وقت اس کیلئے اچھا سلیکٹ نہیں کیا گیا، جس کیلئے ہمیں سخت پریشانی ہے۔ تو اس کو اگر یہ تھوڑا مؤخر کر دیں، اس کو تھوڑا 'سسپنڈ' کر دیں اور As it is چھوڑ دیں تو پھر ٹھیک ہے کیئر ٹیکر اس کو کر لے گی یا پھر ان شاء اللہ جس کی جو گورنمنٹ آئے گی تو وہ کر لے گی، پالیسی تو ہوگی اور پھر فیصلہ بھی ہو گیا ہے، تو میں آپ کا مشکور ہونگا جی کہ اگر اس میں آپ کی طرف سے آپ کے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Lodhi Sahib. Honourable Minister for Education, Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب، جس طرح عنایت خان نے اور ہمارے محترم سینیئر قلندر لودھی صاحب نے آج کے اختتامی الوداعی اجلاس کے حوالے سے بھی بات کی اور پھر چونکہ یہ اجلاس تو رہے گا کچھ دن اور پھر اساتذہ کی پروموشن اور اپ گریڈیشن کے حوالے سے انہوں نے اپنے جن تحفظات کا اظہار کیا، میں نے تو پوری کوشش کی تھی، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بھی ڈائریکٹ کیا تھا کہ پروموشن اور اپ گریڈیشن کی جو پالیسی ہم اپنے صوبے میں دے رہے ہیں، میڈیا کے ذریعے، Through seminar, through discussion, through gatherings ہم نے پوری پوری کوشش کی کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں تاکہ یہ میسج جو ہے Convey ہو، ہمارے Elected House تک بھی اور جو ہماری سول سوسائٹی ہے، ان لوگوں تک بھی۔ میں اس پہ تھوڑا بات کرنا چاہونگا سپیکر صاحب، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم سیاسی لوگ ہیں اور اس ملک کی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ جہاں بھی جس وقت بھی کہیں اصلاح کی بات ہوئی ہے تو عوام کی طرف سے یا معاشرے کے کسی سیکٹر کی طرف سے ردعمل ضرور آتا ہے لیکن میں یہاں یہ تفصیل دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں، یہاں پہ میڈیا کے لوگ بیٹھے ہیں، میرے صوبے میں 23 ہزار پرائمری سکولز ہیں، 23 ہزار اور یہ صرف ہمارے دور حکومت کی بات نہیں ہے، پچھلے جتنے بھی ادوار حکومت چلے ہیں، سب کو یہ مسئلہ رہا تھا کہ اساتذہ کو ٹرانسفر کرنا، پھر اخبارات میں بھی آیا ہے کہ سیاسی لوگ مداخلت کرتے ہیں، پھر یہ بھی شکایات ہوتی چلی آ رہی ہیں کہ سکولز موجود ہوتے ہیں، بچے بچیاں موجود ہوتی ہیں، استاد نہیں ہوتے ہیں تو یہ ساری چیزیں ہم سب لوگوں کے سامنے ہیں۔ ہم نے اپنے سکولوں کی ساٹھ سالہ حالت کو دیکھ کے، اپنے بچوں اور بچیوں کی حالت کو دیکھ کے ہم نے ایک ایسا فارمولا دیا ہے کہ وہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ہندوستان میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ 23 ہزار سکولوں میں اگر میں پشاور سے شروع کرلوں، کارپوریشن ایریا میں، میں خود ایسے سکولوں میں گیا ہوں اس سے پہلے کہ جہاں پہ سات اساتذہ کی ضرورت ہوتی تھی، وہاں پہ 27 استاد بیٹھے تھے اور پھر اسی ہاؤس میں جو ہمارے محترم ایم پی ایز صاحبان نے، ظاہر ہے ان کے حلقوں میں استاد نہیں ہوتے تھے، تنی میں نہیں ہوتے تھے، سپیکر صاحب! خود آپ کے حلقے میں، یہ اپنے ایوب جان صاحب کے حلقے میں، اسی طرح ڈپٹی سپیکر صاحب کے حلقے میں، عطیف الرحمان کے حلقے میں، سب کے حلقوں میں سارے اساتذہ آ کے ادھر جمع ہوتے تھے۔ اب ہم اگر ادھر سے اساتذہ کو اٹھا کے ادھر لے جاتے تو وہ مداخلت ہوتی، ہم دوبارہ دوسرے دن اس کو کینسل کرتے۔ ابھی ہم نے ایسی پالیسی بنائی ہے کہ

صوبے کے ہر پرائمری سکول میں 15 گریڈ کی ایک پوسٹ ہم نے Create کی ہے، 15 سکیل کی، یعنی ایک پرائمری سکول میں 15 سکیل کا ایک استاد ہوا کریگا، دو نہیں ہونگے۔ اسی طرح تعداد کی مناسبت سے 14 سکیل کی دو کی ضرورت ہوگی تو دو ہونگے، تین کی ضرورت ہوگی تو تین ہونگے، چار کی ضرورت ہوگی تو چار ہونگے اور اسی طرح 12 سکیل کی، تو ایک طرف ہم نے سکولوں میں پوسٹیں Create کیں، دوسری طرف ہم نے اساتذہ کو پروموشن دی، اپ گریڈیشن دی۔ میں اس سے اختلاف نہیں کرتا کہ مجھ پہ بھی پریشر ہے اپنے حلقے کا لیکن ہم نے ابھی فیصلہ کرنا ہوگا، ہم نہیں کریں گے تو کوئی اور کرے گا، اسی لئے ہم نے پہل کر دی۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے دور حکومت کا جو دورانیہ ہے، وہ ختم ہو رہا ہے تو کیوں نہ ہم 50 لاکھ بچوں اور 50 لاکھ بچیوں کیلئے اگر کسی نے کچھ نہیں کیا اور کسی نے بھی نہیں کیا، اگر یہ اعزاز ہمیں حاصل ہو جائے تو میرے خیال میں اپنی ان بہنوں بھائیوں کو جو شاید اسی پالیسی کی وجہ سے اپنے گھر سے ذرا دور Job سرانجام دیں گے، ان کو منالیں گے لیکن مزید میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنے صوبے کے 50 لاکھ بچوں اور بچیوں کے مستقبل پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی مصلحت کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ سپیکر صاحب، ابھی میرا صوبہ سارے پاکستان میں وہ واحد صوبہ ہے کہ اس صوبے میں ایک بھی سکول ہم نے بند نہیں کرایا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے Settled areas قبائلی علاقہ جات سے Adjacent ہیں، وہاں Militancy کی وجہ سے ضرور کچھ سکولز ہمارے بند ہیں لیکن آج میرے صوبے میں سارے پاکستان میں، میں اسی فلور پہ کہتا ہوں کہ پنجاب نے ساڑھے چار ہزار سکولز بند کر دیئے ہیں، سندھ کی آپ مثال لے لیں، بلوچستان کا تو حال میرے خیال میں بتانے کا ہی نہیں ہے، میں بڑے اعزاز کیساتھ کہتا ہوں کہ اپنے سارے Colleagues کی کوآرڈی نیشن اور کوآپریشن کی وجہ سے آج اس سٹیج پہ ہم اپنے صوبے کو لائے ہیں کہ ماشاء اللہ ایک وقت تھا کہ پنجاب کی ہم نقل کرتے تھے، سندھ کی ہم نقل کرتے تھے، آج تعلیم میں پنجاب بھی میری نقل کرتا ہے اور سندھ بھی میری نقل کرتا ہے اور بلوچستان بھی میری نقل کرتا ہے، تو میرے خیال میں ذرا ان بچوں اور بچیوں کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے کہ عنایت خان پہ بھی پریشر ہے، سب پہ پریشر ہے لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اگر ایک سکول میں پانچ اساتذہ کی ضرورت ہے تعداد کے مطابق تو وہاں 25 صرف اسی لئے بیٹھے ہیں کہ ان کا شاید پولیٹیکل اثر ورسوخ ہو، ہم ان کو ہٹا نہیں سکتے تھے، اسی لئے ہم نے ایسا سسٹم بنایا ہے کہ جہاں اس میں مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے، Favoritism کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے، اسی طرح مڈل

سکولوں میں، اسی طرح ہائی سکولوں میں، اسی طرح ہائر سیکنڈری سکولوں میں جس طرح لودھی صاحب نے کہا کہ کام بہت اچھا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کام بہت اچھا ہے تو ان شاء اللہ اس سے بھی اچھا کام کریں گے تو سارے لوگ ان شاء اللہ ہمیں ووٹ دیں گے اور دوبارہ ہمیں منتخب کرائیں گے۔ تھینک یو سر۔

جناب عنایت اللہ جدون: جناب سپیکر!

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، ون بائی ون۔ چلیں مؤور وہ تھا عنایت اللہ جدون صاحب اور پھر آپ ان کے بعد جی؟

جناب عنایت اللہ جدون: Thank you very much, janab Speaker۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کو یہ بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں ان کی پالیسی پہ یا اس سے جو اصلاحات آئی ہیں، ان پہ ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ اس میں کوئی برائی ہے یا یہ برا کام ہے، یہ اچھا کام ہے، ہم اس کو Appreciate کر رہے ہیں لیکن ہم جو دوسری بات کہہ رہے ہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ شہروں کی بہ نسبت ہمارے جو علاقے ہیں، ان کی Ground realities بالکل Different ہیں۔ وہاں پہ اگر آپ ٹھیک ہے اس پالیسی کو Implement کرتے ہیں، آپ مجھے یہ بتائیں کہ ایک خاتون کو آپ ایبٹ آباد سے اٹھا کے بکوٹ، اس سے بھی پیچھے کے کسی علاقے میں لگا دیتے ہیں تو وہ کس طرح وہاں پہ پرائمری کی ٹیچر جائے گی، کس طرح بچوں کو پڑھائے گی، کس طرح واپس آئے گی، وہ ٹریول کیسے کریگی؟ Back and forth کس طرح وہ آئے گی کیونکہ وہاں پہ ایسی سہولیات تو کہیں بھی نہیں ہیں کہ فیمیل ٹیچرز کیلئے کوئی رہائش کا بندوبست ہو یا کچھ ہو؟ تو یہ جو Ground realities ہیں، ہم اس کے پیش نظر آپ سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جو ہمارا علاقہ ہے پہاڑی علاقہ ہے، مشکل علاقہ ہے، اس کی Ground realities کو دیکھتے ہوئے اس کے مطابق وہاں کا آپ جو بھی سسٹم بنائیں تو اس کو دیکھتے ہوئے بنائیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے، آپ کی یہ بات بھی، ہم اس سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ بچوں کو اچھی تعلیم اور سہولت ملے، ٹیچرز ان کو 'پراپر' طریقے سے پڑھائیں لیکن ایک ٹیچر جو تین تین، چار چار گھنٹے سفر کر کے پیدل جائے گا، وہ بچوں کو کیا پڑھائے گا، پہنچے گا وہاں پر کیسے، رہے گا کیسے، پڑھا کے واپس کیسے آئے گا سر؟ ایک تو وہاں پر جو سیچویشن ہے، وہ بڑی مشکل ہے اور میں یہ بھی یہاں پہ گزارش کرتا چلوں کہ اگر ہم نے اس کا ایک آدھ

دن میں حل نہ نکالا تو وہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن بن جائیگی، تو یہ میں منسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مفتی صاحب! آپ بھی اسی سبجیکٹ پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں سر، میری بات دوسری ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، پھر ابھی سردار حسین بابک صاحب، اس کے بعد آپ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، عنایت خان کی انفارمیشن کیلئے اور ہاؤس کی انفارمیشن کیلئے ہم نے یہ آپشن رکھا ہوا ہے کہ Suppose کوئی ٹیچر میل / فیمیل 14 سکیل میں ہے اور وہ جاکر 15 میں پروموٹ ہوتا ہے یا ہوتی ہے تو اس کے پاس آپشن ہے کہ وہ Affidavit دیدے، اگر اس طرح کا Rare case ہو۔ ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہم نے ابھی پرائمری سکول ٹیچرز کی اپوائنٹمنٹ جو ہے، وہ ماضی میں ڈسٹرکٹ اور یونین کونسل کا کچھ Percentage share ہوتا تھا، ابھی Hundred percent جو ہے، وہ یوسی وائز ہے تو اگر Rare case کوئی ایسا ہے تو اس کے پاس آپشن ہے کہ وہ Affidavit دیدے اور وہ 14 میں اپنے ہی سکول میں رہے۔

جناب سپیکر: جی بہتر ہے، آپ ذرا آفس میں بیٹھ جائیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جی وہ بھی ہم کر لیتے ہیں، صرف میں ایک آخری بات کر لیتا ہوں-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ جدون: کہ جناب سپیکر، جو بات منسٹر صاحب فرمارہے ہیں، Rare case میں یہی ایشو ہے کہ وہاں پر بیشتر کیسز میں یہ پرابلم بنا ہوا ہے اور وہ Affidavit کا جو کہہ رہے ہیں تو پھر پروموشن دینے کا کسی کو کیا فائدہ؟ اگر آپ خود ہی اس کو کہتے ہیں کہ تم لکھ کر دیدو کہ میں پروموشن نہیں لیتا اور میں کوئی ٹرانسفر نہیں کرونگا تو اگر آپ کسی کو یہ بھی Force کر رہے ہیں کہ جی آپ پروموشن نہ لیں تو آپ کو ٹرانسفر نہیں کیا جائے گا اور ساتھ اگر آپ پروموشن لیں گے تو آپ کو ٹرانسفر کیا جائے گا، یہ تو سراسر زیادتی ہے، اس طرح سے تو نہیں ہونا چاہیئے، تو یہ سیچویشن جو ہے، اس پر آپ جس طرح مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: یہ ٹی بریک میں ادھر بیٹھیں گے، پیچھے چیمبر میں تو کچھ اس کا آپس میں صلاح مشورہ سے، منسٹر صاحب کیساتھ آپ بیٹھیں گے تو کچھ حل نکل آئے گا۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب، لگتا ہے ان پھولوں سے کہ یہ کوئی الوداعی اجلاس ہے۔ بہت اچھی روایات ہم نے اس اسمبلی میں دیکھی ہیں اور آج میں جس موضوع پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں، وہ بہت زیادہ افسوسناک ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ 3 فروری کا واقعہ ہے کہ جب میں پارٹی کے ایک جلسے میں صدہ جارہا تھا کرم ایجنسی، تو جونہی میں نے اس بارڈر کو Cross کیا جس کو چھپڑی چیک پوسٹ کہتے ہے تو مجھے وہاں پولیٹیکل انتظامیہ نے بتایا کہ آپ کیلئے چائے کا انتظام ہے اور جب میں وہاں چائے کی جگہ پہ ریسٹ ہاؤس گیا اور چائے سے فارغ ہوا تو مجھے وہاں بتایا گیا کہ آپ آگے نہیں جائیں اور آپ سے ہمارا کمشنر یا ہمارا کوئی پولیٹیکل ایجنٹ بات کرنا چاہتا ہے۔ جناب سپیکر، اس بہانے سے جب میں اپنی گاڑی میں بیٹھا تو میرے ساتھ عاشق نام کا ایک مرزا تھا، وہ آکر میری گاڑی میں بیٹھ گیا۔ میں حیران تھا کہ وہ میری گاڑی میں کیوں بیٹھا ہے؟ لیکن جیسے ہی میرے ڈرائیور نے گاڑی کو موو کیا تو اس نے سیٹی بجائی اور ریسٹ ہاؤس کا دروازہ بند کر دیا۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ جو چائے کی بنیاد پر مہمان نواز لوگ ہوتے ہیں، وہ Arrest نہیں کرتے اور میرے ساتھ ایک Tragedy ہو گئی ہے اور یہ مہمان نوازی کے نام پر ہو گئی ہے۔ اگر وہ مجھے ویسے بھی Arrest کرنا چاہتے تو میں تو غیر مسلح آدمی ہوں، وہ مجھے پکڑ سکتے تھے لیکن انہوں نے ایک دھوکہ دیکر مجھے پکڑا ہے۔ جناب سپیکر، میں اسلئے نہیں سمجھتا کہ ابھی پاکستان پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے پولیٹیکل ایکٹ کو Extend کر دیا ہے اور فاٹا کے علاقے میں بتایا جاتا ہے کہ آپ وہاں سیاسی سرگرمیاں کر سکتے ہیں بلکہ ترغیب دی جاتی ہے کہ وہاں سیاسی شعور کو اجاگر کرنے کیلئے آپ جائیں لیکن پتہ نہیں کہ میرے اندر وہ کونسی کمزوری یا عیب ہے کہ پولیٹیکل انتظامیہ نے مجھے وہاں جانے نہیں دیا۔ میں اگر وہاں جاتا تو ایسی کونسی بڑی تبدیلی آجاتی یا ان کیلئے مشکل پیدا ہو جاتی؟ میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے جانے دیا جائے لیکن میری بات نہیں مانی گئی اور پھر بالآخر، سخت بارش تھی، وہ بارش کا زمانہ تھا اور میں گاڑی چھوڑ کر پیدل چلنے لگا۔ ایک کلومیٹر میں پیدل چلا ہوں تو پھر مجھے بتایا گیا کہ کوئی بڑا افسر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے تو میں نے ان سے کہا کہ ابھی آپ نے بدتمیزی کی ہے، اب میں بات نہیں کرونگا اور اگر آپ بداخلاق نہ کرتے تو میں بات کرتا۔ جناب سپیکر، میں اسلئے بہت افسوس کرتا ہوں کہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ میں پورے پانچ سال میں تحریک استحقاق نہیں لایا اور آپ کو یاد ہوگا،

آپ نے فون بھی کیا تھا، آپ کا بہت بڑا شکریہ کہ ایک غلط طریقے سے مجھے پچھلے سال 302 کی ایف آئی آر میں درج کیا گیا حالانکہ وہ اہم معاملہ تھا، آپ نے فون بھی کیا لیکن اس کے باوجود یہاں میں تحریک استحقاق نہیں لایا، اسلئے کہ مجھے اس کا شوق نہیں تھا۔ جناب سپیکر، اس کے بعد مجھے وہاں آ گے "اڑاولے" کے مقام پر دوبارہ روکا گیا اور جب میں "اڑاولے" کے مقام سے پیدل چلنے لگا تو دو کلومیٹر سخت بارش کے اندر میں نے سفر کیا اور آگے سامنے سے تمام سیکورٹی فورسز نے میرا راستہ روکا۔ جناب سپیکر، ایسا لگ رہا تھا، انہوں نے 'الرٹ' پوزیشن اختیار کی اور انہوں نے ہم پر بندوقیں تان لیں۔ یوں لگ رہا تھا کہ پاکستان اور ہندوستان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ میری سمجھ میں بات نہیں آ رہی تھی، ان کا اے پی اے میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ آپ آگے نہیں جا سکتے۔ میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ آگے جانے کی کیا بات ہے، میں پاکستانی سیٹزن ہوں، میری جیب میں پاکستانی شناختی کارڈ ہے اور یہ جگہ بھی پاکستان ہے تو میں آئینی طور پر تو یہاں جا سکتا ہوں، مجھے کسی ویزے کی ضرورت نہیں ہے لیکن انہوں نے مجھے آگے نہیں چھوڑا۔ میں نے ان کے سامنے تین آپشنز رکھ دیئے، میں نے یہ کہا کہ یا تو آپ مجھے جانے دیجئے یا مہربانی کر کے اگر آپ مجھے جانے نہیں دے رہے تو کوئی Written میں بتا دیا جائے کہ کوئی ایسی بات ہے کہ آپ پر پابندی ہے تو میں وہ Written لیکر اس کو چیلنج کر دونگا اور یا یہ کہ آپ ہمیں Arrest کر لیں تو ہم اپنی پارٹی والوں کو بتا دینگے کہ Arrest ہو گئے ہیں، بس خیر ہے لیکن انہوں نے کلی طور پر انکار کیا کہ ہمارے پاس Written میں کچھ نہیں ہے، ہمیں اوپر سے آرڈر ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو اچھی طرح اندازہ ہے کہ جب اوپر کا آرڈر ہوتا ہے تو اس سے ہمارے گورنر صاحب ہوتے ہیں اور اس وقت گورنر خیبر پختونخوا ہمارے جناب بیرسٹر مسعود کوثر صاحب تھے۔ گیارہ بجے سے ہمیں روکا اور ہم بارش میں وہاں روڈ پر بیٹھے رہے اور دو بجے تک ہم نے ان سے کہا کہ بھائی دو بجے تک آپ اپنے معاملات ٹھیک کرو، ہم نے جانا ہے۔ یہ بارش ہوتی رہی، یہ مذاکرات ہوتے رہے لیکن ان میں اتنی شرم نہیں تھی کہ مجھے راستہ دیتے۔ اب تین گھنٹے کسی ایم پی اے پہ بارش ہو جائے اور وہ روڈ پہ بیٹھا ہو تو اس کا استحقاق کب مجروح ہوگا؟ اور اس کے بعد جب دو بج گئے تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ تینوں آپشنز پر آپ نے عمل نہیں کیا، اب چوتھا آپشن ہے کہ آپ 'الرٹ' پوزیشن پر ہیں، آپ گولی چلائیں لیکن ختم نبوت کے معاملے میں میں صدہ جا رہا ہوں، میں کسی طرح سے رکونگا نہیں اور یہ بھی تاریخ ثابت کر دیگی کہ اس بات کے اندر جو بہت سارے بے گناہوں کو مارا گیا ہے، ایک اور بے گناہ کو مارا گیا۔ جب ہم نے وہاں سے دو بجے حرکت شروع کی اور تکبیر کا نعرہ لگایا اور ہم آگے

بڑھنے لگے تو مجھے تو یہ اندازہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ میں الوداعی اجلاس میں شامل نہیں ہو سکونگا لیکن پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا فضل تھا، آپ کی دعائیں تھیں یا آپ کی محبت تھی کہ وہ جو 'الرٹ' پوزیشن انہوں نے میرے سامنے بنائی ہوئی تھی، انہوں نے اپنی بندوقیں نیچے کر دیں اور یوں میں اس جلسے میں پہنچا جس میں مجھے پہنچنا چاہیئے تھا، نو بجے پہنچنا چاہیئے تھا اور اب میں پہنچا تین بجے۔ جناب سپیکر، میں اس پر حیران ہوں کہ ایک عوامی نمائندے کیساتھ یہ سلوک کیوں کیا جاتا ہے؟ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ایک عوامی نمائندے کی بات سے کیوں ڈرا جاتا ہے، اسے روکا کیوں جاتا ہے؟ جب اظہار مافی الضمیر کی آزادی ہے اور ہم نے ایک اظہار مافی الضمیر کی آزادی کا احترام نہیں کیا تو پاکستان دولخت ہو گیا اور آج اسلئے اس ریاستی تشدد کے ذریعے ہماری آواز کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، میں اس بات پر بہت زیادہ گلہ کرتا ہوں اور میں آپ سے چیمبر میں بھی ملا تھا کہ میں گورنر صوبہ سرحد کے خلاف تحریک استحقاق لانا چاہتا ہوں، میں ہوم سیکرٹری کے خلاف تحریک استحقاق لانا چاہتا ہوں، میں اے پی اے کے خلاف تحریک استحقاق لانا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ تو اندازہ ہے کہ گورنر ہمارا آئینی سربراہ ہے لیکن جب کوئی آئینی سربراہ خود آئین کے خلاف اقدامات اٹھاتا ہے تو پھر اس میں کیا وہ رہ جاتا ہے؟ جناب سپیکر، ایک آئینی سربراہ کے خلاف میں اسلئے بات کرنا چاہ رہا تھا، یہ تو میری قسمت اچھی تھی، اللہ نے پردہ رکھنا تھا کہ میں نے وہاں کھڑے ہو کر اس کی برطرفی کا مطالبہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے دو تین دنوں کے اندر ہمیں بتا دیا کہ وہ برطرف ہو گئے۔ میں اس خوش فہمی میں قطعاً نہیں ہوں کہ وہ میرے کہنے پر برطرف ہو گئے ہیں، میں اس خوش فہمی میں نہیں ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلو دل تو ٹھنڈا ہو گیا نا۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> بات سن کے اندازہ ہے، مجھے بھی اندازہ ہے، گورنرز کیسے بدلتے رہتے ہیں، میں اس خوش فہمی میں نہیں ہوں البتہ اس عید کے اندر میرے روزے ضرور ہیں، میری ایک بددعا تو لگی ہے اور کیا پتہ اگر میں یہ بددعا اس گورنر کیلئے نہ دیتا تو موجودہ گورنر نہ آ سکتا، لہذا آج اگر گورنر انجینئر شوکت اللہ آیا ہوا ہے تو اس میں میری مظلومیت کار فرما ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ سے گلہ کرتا ہوں کہ آپ کے سیکرٹریٹ نے مجھے بتایا کہ آپ کی تحریک استحقاق اس قابل نہیں ہے کہ اس پر بات کی جائے۔ میں سیکرٹری صاحب سے بھی ملا ہوں، آپ سے بھی ملا ہوں۔ میں حکومت سے بھی گزارش کرتا ہوں، رحیم داد خان Full-fledge بیٹھے ہوئے ہیں، کسی ایم پی اے کیساتھ یہ زیادتی ہو جائے تو کیا اس کے Colleagues اس پر بات نہیں کرینگے، افسوس کا اظہار نہیں کرینگے، اس کا کوئی مداوا نہیں ہو گا؟ آج اگر

سیکرٹری ہوم آکر مجھ سے معذرت کرلیتا ہے یا اے پی اے آکر مجھ سے معذرت کرلیتا ہے کہ یہ واقعہ ٹھیک نہیں ہوااور ہم آپ کے احترام میں معذرت کرتے ہیں تو یہ آپ کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے، ان تمام ایم پی ایز کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن مجھے یہ بات یہاں سمجھ میں نہیں آتی، ٹھیک ہے اگر ہمارے ہاں ایسا ہے کہ گورنر پر تحریک استحقاق نہیں لائی جاسکتی اور اے پی اے ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے تو کیا ہوم سیکرٹری بھی ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے؟ جو ہوم سیکرٹری بھی ہے اور فاٹا امور کا بھی سیکرٹری ہے اور پھر جب ایسی بات ہے کہ جب یہ ڈی ایم جی والا یہاں آتا ہے تو یہ ڈی سی بن جاتا ہے، ڈپٹی سیکرٹری، سیکرٹری بن جاتا ہے اور وہاں جاتا ہے تو وہ پی اے بن جاتا ہے تو یہ لوگ کیوں ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہیں؟ آج اگر پنجاب کی گورنمنٹ میری بے عزتی کرتی، آج سندھ کی گورنمنٹ بے عزتی کرتی تو اس کیلئے آپ کو راستہ تلاش کرنا چاہیئے تھا، یہ توہین تو میری ہوئی ہے تو وہ توہین تو خیبر پختونخوا کے اندر ہوئی ہے اور جناب سپیکر، مفتی کفایت اللہ کی کوئی توہین نہیں ہوئی، میں اپنی ذاتی توہین کی بات نہیں کررہا لیکن میں ایک عوامی نمائندہ ہوں، مجھے لوگوں نے 28 ہزار ووٹ دیکر یہاں بھیجا ہے اور جب میری توہین کی گئی تو 28 ہزار عوام کی توہین کی گئی۔ میں آپ کے اس ایوان کا حصہ ہوں، یہ آپ کے اس ایوان کی توہین کی گئی ہے۔ اب ایسے توہین کرنے والے خاموشی سے چلے جائیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ عوامی نمائندہ کون ہوتا ہے ہم سے پوچھنے والا؟ میں آپ کی اس عدالت کے اندر آج فریاد لیکر آیا ہوں اور مجھے امید ہے، آپ کا پچھلا ریکارڈ ٹھیک ہے، آپ نے کبھی بھی ایم پی اے کو تنہا نہیں چھوڑا۔ جب میرے اوپر کوئی واقعہ ہوا، آپ نے انٹرسٹ لی ہے اور ساتھیوں پر بھی ہوا تو آپ نے انٹرسٹ لی ہے، یہاں کوئی بھی تحریک استحقاق ایسی نہیں ہے جس کو حکومت نے رد کیا ہو؟ اس کو ہمدردی کی بنیاد پر لیا گیا ہے اور آج میں جو فریاد لاتا ہوں، وہ میں آپ کی عدالت میں لاتا ہوں کہ میرے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ کچھ دن رہتے ہیں، اگر اس کے اندر آپ نے ہمارا پوچھ لیا اور ہماری کوئی احترام کی بات ہو گئی اور ہماری توہین کا ازالہ ہو گیا تو میں سمجھونگا کہ میرا کسٹوڈین تھا، ایک بڑے بھائی کی طرح جو چھوٹے بھائی کی لاج رکھی اور اگر ایسا نہیں ہو سکا تو ہم آپ سے اب جدا ہو رہے ہیں اور جدائی کے اندر اور کیا ہو گا لیکن ایک بات ہو گی کہ میں نے ایک بات کی تھی اور سپیکر صاحب نے توجہ نہیں دی تھی؟ سپیکر صاحب، اس فریاد کیساتھ بہت زیادہ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان شاء اللہ۔ جی گورنمنٹ کی طرف سے آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): سپیکر صاحب،اس کاتو مجھے علم نہیں ہے کہ سیکرٹریٹ نے کس بنیاد پر وہ تحریک استحقاق واپس کی ہے؟اگر گورنر صاحب کا نام نکال کے باقی گورنمنٹ آفیشلز کے خلاف لانا چاہتے ہیں، ان کے حوالے سے ہوم سیکرٹری صاحب کو پارٹی بنانا چاہتے ہیں تو لے آئیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس پر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee.

(Applause)

مفتی کفایت اللہ: شکریہ سر۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، تھینک یو کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ پچھلی اسمبلی میں آپ نے رولنگ دی تھی،سوات کے حوالے سے،وہ جو ایک سکول تھا، گورنمنٹ سکول نمبر 1 تھا،تو بابک صاحب نے Surety دی تھی اور آپ نے بھی دی تھی کہ ہم اس کو خالی کر کے اس پر نسپل صاحبہ کو دیدینگے جو سکول کی حقدار ہے لیکن اس کے بعد ڈی سی او صاحب سے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ لااله الاالله محمد رسول الله۔ جی جناب سردار حسین بابک صاحب! یہ بی بی کیا کہہ رہی ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ما له خو ښه نه دی راغلی، په پوائنټ آف آرډر باندې دوئ خبره وکړه او که دا سوال وو خو بهر حال د دې مسئلې نه زه خبر یم۔ سپیکر صاحب! دا ایم پی اے صاحبه چې ده، هلته یو سکول دے په سوات

کبنې او بیا هلته یو Residential house دے او دا دے هم د ایجوکیشن ډیپارټمنټ، هلته پرې بیا د جوډیشری غالباً یو سیشن جج صاحب دے ، سول جج صاحب دے ، هغوی پکبنې هلته Accommodate دی۔ مونږه کوشش کړے دے ، د ډائریکټر صاحب د طرف نه هم مونږه لیکلی دی، بیا مونږ هلته د ډی سی صاحب سره هم رابطه کړې ده او د دې ټول صورتحال نه ایم پی اے صاحبه چې ده، دا بذات خود هم خبر ده ځکه چې زمونږ دفتر ته دوه درې پیرې راغلې ده او بیا چې کوم حالات دی، هغه دوئ ته مونږه وئیلی هم دی۔ اوس په هغې کبنې ایجوکیشن ډیپارټمنټ د هغې نه سیوا اخوا هیڅ نه شی کولے او دوئ ټهیک ټهاک خبر دی د دې نه ځکه چې زما دفتر ته راغلی وو، مونږ د ډائریکټر صاحب سره رابطه وکړه، د سیکرټری صاحب سره رابطه وکړه۔ زمونږ په پارټ باندې چې کومه، اګرچه دیکبنې هیڅ شک نشته، بی بی چې کومه خبره کوی، دا بالکل ټهیک ده، دا هاؤس چې دے دا هم د ایجوکیشن ډیپارټمنټ دے ، دغلته چې کومه پرنسپله صاحبه ده، د هغوی حق هم کیږی خو بس هغه کور دے او هغه جوډیشری-----

(قطع کلامی)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی-----

جناب سپیکر: کوئی جج صاحب کے پاس؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سیشن جج صاحب دے۔

جناب سپیکر: اور ہاؤس کی پراپرٹی کس کی ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ؟-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہں؟

محترمہ نور سحر: آپ ہمیں، میں نے اسمبلی کی رولنگ ان کے پاس بھیجی ہے، باقاعدہ کفایت صاحب کے آفس سے بھیجی گئی ہے کہ اسمبلی نے رولنگ دی ہے تو کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں انہوں نے ڈی سی صاحب کو وارنٹ لیٹر ایشو کیا ہے کہ ہم آپ کو گرفتار کرتے ہیں۔ تو انہوں نے مجھے کہا ہے کہ بی بی، ہمارے ساتھ تو یہ سلوک ہوتا ہے، تو میں نے کہا کہ Judiciary all in all ہے، وہ ہر چیز پر قابض ہے کہ ان

سے کہیں، ڈی سی صاحب سے کہہ دیں کہ کوئی اور ہاؤس اگر خالی ہے تو ان کو دیدیں کیونکہ ان کا حق تو چھین کر انھوں نے لے لیا ہے یا جوڈیشری کو کوئی اور گھر دیدیں۔

جناب سپیکر: نہ یہ سکول کے اندر کوئی Accommodation ہے؟

محترمہ نور سحر: جی جی۔

جناب سپیکر: یہ تو خیر زیادتی ہے کہ سکول کے اندر یہ، سیکرٹری ایجوکیشن کو چیف جسٹس صاحب کیساتھ یہ کیس Take up کرنا چاہیئے، سیکرٹری ایجوکیشن-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دلته خو جی ډیره، دا زمونږه داسې ملک دے چې ډیر ځایونه داسې دی جی چې هلته د ډیرو خلقو ستر ګې چې دی هغه سوزی کنه نو دا خو زمونږ ډیپارټمنټ پکښې ټهیک ټهاک خپل Contribution کړے دے، ما خو خپله هم دا چې بی بی ته د دې هر څیز پته ده او پکار دا ده چې اووائی کنه۔

جناب سپیکر: نه بس، چیف صاحب، چیف صاحب ته د ولیکی او بیا هغه پوهه شه او کار ئے پوهه شه، دا باقی خبرې به هم هلته په چائے باندې وکړو او مونږ به هم وکړو۔ The Sitting is adjourned till 04:00 p.m. of tomorrow afternoon. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 05 مارچ 2013ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)